ساقی نامۂ شفقیہ

تصنیف

جناب مولوی سید علی حیدر صاحب طباطبائی لکھنوی

پروفیسر عربی

بمدرسۂ عالیہ حیدرآباد دکن و نظام کالج



بسم اللہ و بحمدہ

طراز خامہ و آرایش نامہ

بنام نامی

میر مجلس داوری گاہ دکن

حرسہا اللہ من الآفات والمحن

رب العلم والمروۃ زبدۃ اہل بیت النبوۃ

برتر القاب بلند مناقب

عالیجناب مولوی سید افضل حسین صاحب

دامت معالیہ و بورکت ایامہ و لیالیہ

از طرف

نیازمند نیاز گستر سید علی حیدر

عفا اللہ عنہ

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

شفقیہ
ساقی نامہ

مطبع آفتاب دکن شہر ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۵ میں چھپا



ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

مے توبہ شکن پلا ساقی　　جام پر توفگن پلا ساقی
لا پلا دے شراب لندنکی　　لا پلا دے شراب لسبن کی
لا پلا مجھکو بادہ پیرس　　کر دے سرشار صورت نرگس
پرتگالی شراب دے مجھکو　　برشکالی شراب دے مجھکو
ارغوانی شراب دے ساقی　　زعفرانی شراب دے ساقی
جلد دے ساغر آتش تر کا　　جو کلیجہ پہ جا کے دے چرکا

دے اوسی مین سے بہر کر جام پہ جام　　مست ہاتھی ہے جس شراب کا نام

مے پلا تند گہنگہرج پر شور　　جس کے پینے سے نشہ ہو گہنگور

اس طرح سے ہون عقل و ہوش تباہ　　جیسے ڈس جائے کوئی مار سیاہ

مے دے جادو آتشہ ساقی　　خون جب تک بدن مین ہے باقی

جس مین دونی ملی ہو الکوہل　　استخوان پھونکے صورت مشعل

شعلہ او ٹھنے لگین جسے پی کے　　آگ جو بہیں مین ہے پانی کے

لالہ سان داغ گو جگر کو لگے　　منھہ نہین پہیرنے کا ساغر سے

رعشہ پیدا ہو مثل شاخ گل　　ہاتھہ سے پر نہ چھوٹے ساغر مل

حال دل غنچہ کی طرح ہو تباہ　　پر صراحی کی دل سے جائے نہ چاہ

ڈاک لگ جائے گو بسان سبو　　پر زبان پر رہے بیان سبو

نور اوڑ جائے رخ سے مثل سحر　　ہو صبوحی کا جام پیش نظر

زرد ہو جاؤن زعفران کی طرح　　رنگ رلیان ہون ارغوان کی طرح

چھرہ پر نور اتقا نہ سہی　　نشہ مے کی چاہیے سرخی

اب تو شیشہ سے آلگی ہے غرض　　خیر ہو جائے ہچکیون کا مرض

خفقان اختلاج ہو جائے　　کل جو ہونا ہو آج ہو جائے۔

دے وہ مے جسکو پی کے ہو ہشیار | نہ رہے عقل و ہوش سے سروکار
نشہ مین شکلِ ساغر و مینا | خندہ بیجا ہو گریہ ہو بیجا
کرون اٹہکہیلیان مین راہون مین | سرسون پہولی رہے نگاہون مین
نشہ ہو لے تو آئے چین مجہے | نہ رہے فکرِ نشائتین مجہے
جام پر جام بہر کے مجہکو پلا | فکرِ محشر رہے نہ ذکرِ خدا
مجہسے ہوگی نہ واعظونکی خوشی | روزہ رکہنا بڑی ہے نفس کشی
مجہہ مین پیدا ہون صبر و حلم و وقار | مجہکو اسکا یقین نہین زنہار
نہین ہوتے ہین درست اخلاق | بہہ ریاضت تو ہے نہایت شاق
شہوتونکو دبانا کیا ہے ضرور | بندۂ نفس رہنا ہے منظور
اسمین جو کچہہ کہ ہو نہین پروا | سگ کے ہو جائین خصلتین پیدا
پی کے سو مرتبہ بہی آئے جو قے | مین نہ چہوڑون شراب ہے وہ شے
مجہکو مستی پسند ہے دن رات | خوک کی طرح ہو ذلیل اوقات
نشہ مین ہے اگر نماز حرام | میرا ایسے نماز کو بہی سلام
کیا شبِ قدر مین فضیلت ہے | طاعتِ حق مین کیا حلاوت ہے
شب کو یہہ پڑہتے ہین جو دعا | روتے ہین کیا سمجہہ کے مرد خدا

لم یہہ رونے کی ہوتی ہے معلوم
کہ وہ بادہ کشی سے ہین محروم

نہین یہہ عہد اور ہے ساقی　　اہل یورپ کا دور ہے ساقی
کی ہے کوشش انہون نے خاطر خواہ　　پائی ہے مدتون مین ہند کی راہ
کرکے زحمت جو آئے اتنی دور　　محض ترویج بادہ تہی منظور
یہہ تجارت انہین مبارک ہے　　اب یہان مے کشی ابد تک ہے
بادہ نوشون کی بادشاہی ہے　　مے فروشون کی بادشاہی ہے
کس کا ڈر ہے پیون جو چہپکر جام　　اب کہان ہے وہ شوکت اسلام
نہین وہ طور اب شریعت کا　　ہو چکا دور اب شریعت کا
اب تو مے خوار ہین صغیر و کبیر　　نہین ساقی یہہ عہد عالمگیر
مسجدونکے قریب ہین میخانہ　　دور مین مثل سبحہ پیمانہ
عابدونکا ادب نہین مطلق　　اوس طرف ہے اذان ادہر ہو حق

کسی گوشہ مین کیون نہین جا کے پیون　　کیون نہ واعظ کو اب کہلا کے پیون
کیا مجال اب جو کچہہ کہے واعظ　　کہا کے خون جگر رہے واعظ

جو مسلمان ہین اُمتِ انگریز — مے کشی سے نہین او نہین پرہیز
بادہ خواری کا شغل گھر گھر ہے — اور تاڑی تو شیرِ مادر ہے
جسطرف دیکھو جوشِ مستی ہے — مے پرستی ہوس پرستی ہے
جسکو دیکھو ہے مبتلائے شراب — سر بازار ہے صلائے شراب
بادہ خواری کا حکم ہر جا ہے — خطِ ساغر بجائے طغرا ہے
ابر و باران پہ کچھہ نہین موقوف — مے زمستان پہ کچھہ نہین موقوف
باغ و صحرا پہ منحصر یہہ نہین — لبِ دریا پہ منحصر یہہ نہین
نہ شبِ ماہ کی ہے کچھہ تخصیص — نہ سحرگاہ کی ہے کچھہ تخصیص
مے کشی ہر جگہہ ہے دن رات اب — ہند سارا ہے اک خرابات اب
اب کہان وہ طہارت و تقوی — بادہ کش خود ہین حاکمِ اعلی
محتسب جو ہین خود وہ ہین میخوار — حاکمِ وقت کرتا ہے بیوپار
کوئی چھوٹی سی بھی جو بستی ہے — تو بڑی وان بھی مے پرستی ہے
بنیے بقال گو ہین دور وہان — میکدہ ہے مگر ضرور وہان
اس مین حکام کو بڑی گد ہے — اس مین لاکھون روپے کی آمد ہے
مست ہو ہو کے اب سرِ بازار — زاہدونکی اوچھالئے دستار

تھے جو واعظ شراب کے دشمن — جن سے تھی نشہ میکشونکی ہرن
خوف سے جن کے پی نہ سکتے تھے — جن کی وحشت مین جی نہ سکتے تھے
سیکڑون ہین وہ اب جو گھرتے ہین — چور کی طرح چھپتے پھرتے ہین
محکمون مین جو آج قاضی ہین — بادہ نوشون سے سب وہ راضی ہین
حاکم وقت کی عنایت ہے — بادہ کش مورد رعایت ہے

کہ نمک پر بڑھا دیا محصول
مے کشونکو مگر کیا نہ ملول

پہلے پاسی چمار پیتے تھے — مردم بے وقار پیتے تھے
اب تو اہل علوم پیتے ہین — ماحیان رسوم پیتے ہین
انمین ہر اک بڑا مفسر ہے — ان مین ہر اک بڑا مقرر ہے
اہل تہذیب و باخبر ہین یہ لوگ — ہم سبھون کے ریفارمر ہین یہ لوگ
منہ سے بہتی ہے بات بات پہ رال — فن اسپیچ مین مگر ہے کمال
مست رہتے ہین دو پہر ہر روز — قوم کے ہین مگر بڑے دلسوز
بادہ خوار ہی ہین کیون نہ ہون مشتاق — ہین ہمارے معلم اخلاق
خلق کرتے ہین یہ ہنود کے ساتھ — ہے مروت بڑی یہود کے ساتھ

گبر و ترسا سے اختلاط بہت   مغبچون سے ہے ارتباط بہت
ہے تعصب مگر مسلمان سے   سخت نفرت ہو اہل ایمان سے
بے ریاضت یہہ ہو گئی مشتاق   آ گئے سب محاسن اخلاق
بھول کر بھی کرین خدا کو نہ یاد   وقت کرتے ہنہین ذرا برباد
دیکھتے ہین سدا رہسں ہرچند   ہین مگر وقت کے بڑے پابند
پھرون نشہ مین رہتی ہین لت پت   جانتے ہین یہہ وقت کی قیمت
درد اسلام کا نہو کیونکر   اہل بیت نبی مین ہین اکثر
جد اعلی تھے بانی اسلام   اوس مین اصلاح کرنا انکا ہی کام
کالجون مین یہ کر چکی ہین پاس   اب ہی اسلام کو انہین کی آس
بادہ خواری کی فن مین ہین کامل   اب یہ ہر علم کے ہوئے عامل
ان کو سب علم کیون نہون معلوم   موج می ہی کلید باب علوم
نشہ مین بے سبب نہین یہ سکوت   دینگے تثلیث زاویہ کا ثبوت
ان کو ممکن کوئی رصد ہو جو آج   زیچ بے شبہہ کرین استخراج
یہہ ثوابت کی نلپتے دوری   نہین آلات - ہے یہہ مجبوری

ہین یہہ جر ثقیل مین اوستاد — کر چکی ہین بہت کلین ایجاد

پرزہ انجن کے ڈہال لیتے ہین — برق بھی یہ نکال لیتے ہین

سیکھہ کر کانٹے اور چھری کا حساب — آگیا ان کو فن اصطرلاب

علم بلییرڈ پر ہوی قادر — ساری ہیئت سے ہو گئے ماہر

آفت اسلام پر نئی ہی پڑی — کہ جہالت سی بھی ہی بڑی خبری

ہم تو جاہل ہین پر یہ حیران ہین — کونسے علم پر یہہ نازان ہین

بی اے تک پڑھتا ہی اگر کوی — چھوڑ دیتا ہے شعبۂ علمی

ہوکے تاریخ مین اگر ایم اے — کونسا فخر ہو گیا اس سے

اوسمین بھی تو نہین کوی تصنیف — منتفع جس سی ہون وضیع و شریف

ایک جغرافیہ ہے پایۂ فخر — جانتے ہین اوسی کو مایۂ فخر

مگر اوسمین بھی ہی یہہ انکا حال — نقشہ خود کھینچ لین ہی امر محال

اہل یورپ جدہر کو جاتی ہین — وان کا نقشہ بھی کھینچ لاتی ہین

ہی سیاحت مین کام اون پہ یہہ فرض — دیکھہ سایہ تاڑتے ہین وہ عرض

یہہ نہ عرض بلد نکال سکین — نہ مساحت کا خطیہ ڈال سکین

نکلے کسطرح ارتفاع بلاد — انکو وہ قاعدہ رہا نہین یاد

جاکے افریقہ کے بیابان مین — یہہ کبھی سمت تک نہ پہچانین
سیکہا انگریزی کا تو علم ادب — پر ہین اپنی زبان سے جاہل سب
ذوق تقریر سے نہین آگاہ — شُبک تحریر سے نہین آگاہ
کچھ بلاغت سے رابطہ ہی نہین — کچھ فصاحت سے واسطہ ہی نہین
جانتے ہی نہین زبان کا لطف — مانتے ہی نہین بیان کا لطف
اسکا نشہ دماغ ہی مین نہین — یہہ شراب اوس ایاغ ہی مین نہین
اون کو افسوس یہہ نہین معلوم — یہہ بہی اک حِس ہے جس سے ہین محروم
ہوے سوؔدی کی نثر سے آگاہ — نہین سوؔدا کی نظم سے کچھ راہ

[illegible]

کہتے ہین- نیچرل نہین اشعار — نہین اونکو وقوف ہی زنہار
چھپا ہو زہر عشق کا موقوف — اور ٹھہر نہون ذرا موقوف
عشق کے تذکرہ اگر ہین روا — اوسمین پھر زہر کو ملنا تھا ملا
پڑہ کے انگریزی- نوکری جو ملی — آگئی کیا لیاقت علمی
سمجھے بس نوکری ہوی حاصل — اس بہلاوہ مین رہگئے جاہل
تمنے سمجھے نہین مطالب علم — تمنے دیکھے نہین ہین طالب علم

محض گٹ پٹ پہ کیا شیخت ہے　　صاحبو یہ نری حماقت ہے

ایک اہل زبان جو ہے جاہل
نہین اوسکی برابری حاصل

آپنے کی بڑہی یہہ ڈشکوری　　کہ بنے انجمن کے سکریٹری
صدرِ محفل اوسے کیا تجویز　　بات کی بھی جسے نہین تمیز
ممبر و نین جو لوگ ہین داخل　　ان کی امت مین سب ہین شامل
اونسے ہر واقعہ پہ چندہ لین　　انکو تمغے ملین خطاب ملین
پہنچے سرکار کے یونہین نزدیک　　ہوئے کونسل مین رفتہ رفتہ شریک
انکی شرکت سے بس ہوا یہہ حصول　　گاڑہی والون پہ بندہ گیا محصول
اب خوش آمد کے فن مین پاس ہوئے　　حاکمون کے بھی روشناس ہوئے
پھر تو خفیہ بھی آنے جانے لگے　　خوب ادہر کی اودہر لگانے لگے
دہو کے حکام کو بہت دیئے　　اپنے مطلب یونہین نکال لیئے
اک مسلمان وکیل کلکتہ　　مجھسے بھی معرفت تھی البتہ
مر گئے وہ مجھے بھی مرنا ہے　　سب کو اس راہ سے گذرنا ہے
عجب اس شخص کی حکایت ہے　　اور حکایت نہین درایت ہے

[illegible]

جن دنون تہا اودہ مین فتنہ و شر — آئی تہی غدر کی جب یہ خبر
پہنچے یہہ اندرون ولیم فورٹ — اور کوینہ سے کی یہہ جاکے رپورٹ
کل کے دن آکے مان سنگہہ یہان — لے گیا شہ سے غدر کا فرمان
چلنے ملک اودہ مین ہین راجہ — بادشاہ نے یہہ سبکو لکہہ بہیجا
کہ بغاوت پہ سب ہون آمادہ — بادشاہی علم ہوا استادہ
کی کوینہ نے سنکے یہہ تدبیر — کرلیا شاہ بے وطن کو اسیر
فتنہ جسوقت تک فرو نہوا — چین اوس بے گناہ کو نہوا
غدر کے بعد کہل گیا لیکن — لکہنؤ مین تہا مان سنگہہ اوسدن
اوسنے ہرگز نہین بغاوت کی — بلکہ سرکار کی اطاعت کی
لارڈ کیننگ نے کی بڑی تحقیق — اس خبر کی نہ کچہہ ہوئی تصدیق
ہوگئی ہوتی کچہہ اگر صحت — آتی پنشن پہ بہی بڑی آفت
شبہہ ہوتا اگر ذرا سا بہی — کیسی پنشن نہ ملتی آزادی
الحذر اس طرح کی غمازی — الامان اس قدر سخن سازی
بس یہی ایک راہ ہے سبکی — ساری باتین ہین اپنے مطلب کی

دیکھ لے کانگرس مین ہمدردی — جتنے تھے سب کی کھل گئی قلعی
آپ لبرل اگر بنے تھے جناب — خان بہادر کا لینا تھا نہ خطاب
کہ لبرٹی سے بھی ہوئے بدظن — چھوڑ کر سنت گلیڈ اسٹن
گئے یورپ اگر تو کیا ہے کمال — آئینہ ہے وہان کا سب احوال
تھے وہان چشمہ علم کے جاری — تمنے سیکھی بس ایک میخواری
پہلے تھے نیم وحشی و جاہل — اب بن آئے مہذب اور قابل
کہانا کانٹے چھری سے کہانے لگے — جہاڑو پنجہ سے اب کمانے لگے
جو کہ آئے ہین بنکے بیرسٹر — ہین وہ کولھو کے بیل سے بدتر
تیل وہ تو نکالے سرسون سے — یہ ہین بیکار محض برسون سے
رہے برسون سفر مین رات اور دن — اپنی حد سے بڑھے نہین لیکن
ہین ترقی قوم کے جو علوم — اونمین سے ایک بھی نہین معلوم
معدنیات سے نہ راہ ہے کچھ — نہ فلاحت مین دستگاہ ہے کچھ
نہ ریاضی نہ علم طبعیات — علم حیوان انہین نہ علم نبات
خاک جانین یہ حل وعقد کا فن — سیکھ آئے ہین زر نقد کا فن
دو رئیسون کو جب یہ لڑوائین — تب کہین جا کے فیس کچھ پائین

چین و جاپان مین کاشکے جاتے | وان سے جوتے بنانا سیکہہ آتے
سب نے سیکہی ہے ایک ہی سی ٹل | ہم ہین دانائے رمز پولیٹکل
حاکمون سے کہ جو ہم زبان ہین ہم | تو بڑے اون کے رازدان ہین ہم

کیا پلا کر اونہین شراب کا جام | پوچھہ لیتے ہو دل کا راز تمام
جانتے ہین جو لوگ ہین عاقل | یہہ بھی دعوے تمہارا ہے باطل
کونسلون مین برائے بیت ہو تم | محض حکام کے پہندیت ہو تم
چیچ اون سب نے جسطرح کہولے | تم لگے بولنے وہی بولے

ہین پولیٹکل کی آتی ہے بو
تم ابہی ہو نرے میان مٹہو

نہ شریعت کا حکم کچہہ مانو | واہ صد آفرین مسلمانو
کس سے سیکہی ہے یہہ مغربی تہذیب | دین و دنیا کی جسنے کی تخریب
ترک مے ہی وہ خوبی اسلام | رشک کرتے ہین جسپہ سب اقوام
اس شرف کو بہی ہاے کہو بیٹہے | اس سعادت کو بہی ڈبو بیٹہے
ہوشمندی نے کیا خطا کی تہی | کہ پسند آئی تمکو بے ہوشی
جبسے آئے شباب کے ایام | رات دن تم ہو اور شیشہ و جام

شغل مے حد سے بڑھ گیا اب تو — ہوش میں آؤ نہیں ذرا اب تو

دیکھو گردن کہیں ہے سر ہے کہیں — بکھرے جاتے ہیں گیسوئے مشکین

دیکھکر یہہ تمہارا حال خراب — سر بزانو ہیں میرے احباب

کچھہ نہ اچھا نہ کچھہ برا دیکھا — ہائے دنیا کا تم نے کیا دیکھا

نشہ میں اوکراہنے والے — سہمے جاتے ہیں چاہنے والے

جام پر جام پی رہا ہے تو — سو کہا جاتا ہے دوستونکا لہو

نشہ میں آپ ہی آپ روتے ہو — کیوں ہمارے حواس کہوتے ہو

کرتے ہیں بچپنے سے پیار تمہیں — ہم تو سمجھے تہے ہوشیار تمہیں

سمجھے تہے سرفراز تم ہوگے — فارس یکہ تاز تم ہوگے

صاحب عزم و جزم تم ہوگے — مالک بزم و رزم تم ہوگے

ہوگئے تم محفلونمیں صدرنشین — ہوگئے تم نامور جوان حسین

آئینہ لیکے تم نظر تو کرو — رحم اپنے شباب پر تو کرو

یہہ تو نام و نمود کے دن ہیں — ابہی تو کہیل کود کے دن ہیں

زر زمین ہوں یا ضیعتیں ہوں کثیر — گوے و چوگان نشانہ و نخچیر

ہو فرس مثل آیت نزال — رکہہ لو ناپونکی نیچے دشت و جبال

چاہیے تم کو مشق تیر و تفنگ — نوجوان ہو شباب کی ہے امنگ
یون نشانہ کوئی لگا نہ سکے — شیر زور پر سے بچ کے جا نہ سکے
دشت و دریا مین بند ہے تمہارے ہاک — کبھی خالی نہین رہے فتراک
قدر افگن کوئی نہو تم سا — اور تہمتن کوئی نہو تم سا
نہ کسی علم و فن کو چھوڑو تم — اس جہالت کا کفر توڑو تم
شہرتین ہون جہان مین جرأت کی — دھوم ہو شوخی طبیعت کی
کیا ستم ہے اگر نہ آئے یقین — کہین دنیا مین بھی ہین تم سے ذہین
اس بلا کی طبیعتین ہین کہان — یہ روانی یہ جودتین ہین کہان
آگے بڑھ جاؤ سب سے چار قدم — نکلے ہمسر کوئی جہان مین کم
علم کی چھان اور بیان کرو — اپنے ہاتھون سے امتحان کرو
بجلی جب چاہو تب گرالو تم — قلعہ جب چاہو تب اڑا دو تم
جب ذرا تم کو ولولہ آجائے — تم جہان چاہو زلزلہ آجائے
زور اتنا ہوا پہ بھی ڈالو ؛ — ابر کو روک کر برسوا لو

لوہا پگھلا کے پرزے ڈھالو آپ — سب کلین دیکھکر بنالو آپ
سیکھو دنیا کی سب زبانون کو — مات کردو جہاز رانون کو

سارے عالم کی سیر کر آؤ — بحر کاہل کو پیر کر آؤ
تار پر بھیجتے ہو روز خبر — بے خبر علم برق سے ہو مگر
ٹارپیڈو سے ڈوبتی ہین جہاز — کچھہ تو سوچو کہ اسمین ہے کیا راز
قلعہ ڈہانے کے کونسے ہین اصول — پل بنانے کے کونسے ہین اصول
یہہ ہے یورپ کا سحر یا اعجاز — کہ غبارہ مین کرتے ہین پرواز
فاسفورس نکلتا ہے کیونکر — آپ ہی آپ جلتا ہے کیونکر
نسخہ یہہ کیمیا کا رکھو یاد — شورہ گندک ہے اسمین اور فولاد
تم بہی پگہلا سکو اگر لوہا — بنگیا سمجہو سیم و زر لوہا
کوئی تو جز اس مین ہوگا بکار — ڈالو سنکھیہ اور سہاگہ سنبل کہار
اسکو سمجہو نہ فن لوہارونکا — مشغلہ ہے یہہ تاجدارونکا
کچھہ ہے معلوم بطنِ انسان مین — کتنے پردہ ہین کتنے تجویفین
کن رگون مین ہے خون کا دوران — سوتے کیونکر زمین مین ہین روان
بہلے ندی کدہر سے آتی ہے — اور پھر آخر کدہر کو جاتی ہے
دوسرے سمت کیون نہین بہتی — ایک ہی بہل سے کیون نہین رہتی

کہا کرتی جاتا کیون جل کی جگہ بلندی ے

ابر پانی کہان سے لاتا ہے — کیا سمندر سے پی کے آتا ہے
برق و باران مین لاگ کیسی ہے — اور یہہ پانی مین آگ کیسی ہے
مہر و مہ کا گہن یہہ کیسا ہے — آسمان پر چمن یہہ کیسا ہے
کہتی بڑہتی ہے قوس لیل و نہار — چرخ چارم ہے یا زمین دوار
جب سمجھہ مین یہہ کچھہ نہین آتا — دم تمہارا نہین ہے گھبراتا

تم پہ واجب ہے کسب علم و فنون
نہ کہ یہہ مستی و شراب و جنون

سنتے ہین ایک مست پی کے شراب — گر پڑا راہ مین بحال خراب

[illegible]

رال مدہوش کی ٹپکنے لگی — شکل نحس اور بھی بہکنے لگی
اسکے منہہ چاٹنے لگا کتا — بولی خوش ہو کے نشہ مین چڑہا
یار میرا ہو دو جہان مین بھلا — ان خدا ترسیونکا پا تو صلہ
ٹانگ اوٹھا اوس نے منہہ پہ موت دیا — تب یہہ شکریہ مسخرہ نے کیا
کتنی بندہ پہ مہربانی ہے — واہ کیا گرم گرم پانی ہے
سنئیے نقل ایک امیرزادہ کی — اگلے لوگون کے آنکھہ کی دیکھی

نازونعمت مین جب ہوا وہ جوان — باپ نے بیاہ کا کیا سامان
ڈہونڈہی اک نازنین ماہ جبین — در ناسفتہ کی طرح سے حسین
ہوگیا پھر جشن حکم امیر — ہوے سرگرم سب صغیر وکبیر
سج گئے کمرے سب دولہن کی طرح — فرش رنگین بچھے چمن کی طرح
ہوئی گانے بجانے کی صحبت — در دولت پر آگئی نوبت
تھا یہہ شاطہ ؤنکا اوس دن کام — کہ دولہن کو بنا کے لین انعام
محو تہین جملہ عروسی مین — مسّی کاجل مین کنگہی چوٹی مین
ایک موتی پروتی بالون مین — اولجہی اک موتیون کے مالونمین
بند انگیا کی ایک کستی تہی — آئینہ اک دکہا کے ہنستی تہی
ہوگئی بن سنور کے وہ خورشید — سونے مین زرد موتیونمین سفید
ہوئی دولہ کی پہر محل مین طلب — کہ بگاڑی وہ اس بناو کو اب
یہہ کسی کو خبر نہ تہی اب تک — شام سے پی رہا تہا وہ مردک
رات جب اس شغل مین کچہہ آئی — ہوگیا نشہ مین وہ سودائی
گھر سے چل نکلا منہہ اونہا ہوے — اور دہوان دہار نشے چہاے ہوے

کبھی گرتا کبھی سنبھلتا تھا ‏ ‏ لڑکھڑا لڑکھڑا کے چلتا تھا
کوچۂ زلف کی سی وہ گلیان ‏ ‏ جن مین تاریکی شب ہجران
گرتا پڑتا وہ بے شعور گیا ‏ ‏ نہین معلوم کتنی دور گیا
دخمہ تھا اک مجوسیون کا وہان ‏ ‏ سمجھا یہہ حجرہ دولہن کا مکان
لوگ قوم مجوس مین سے ہین جو ‏ ‏ دفن کرتے نہین وہ لاشون کو
لاشین دخمہ مین بس دھر آتے ہین ‏ ‏ اور کچھ روشنی کر آتے ہین
تھی جو اک لاش پیر زال مجوس ‏ ‏ سمجھا یہہ نشہ مین اوسکو عروس
رات وہ قبر کی تھی بھاری رات ‏ ‏ سویا حجرہ کے ساتھ ساری رات
آفت عقل و فنون ہی شراب ‏ ‏ مایۂ شور و شر و جنون ہی شراب

کہ بشر صورت کو پری سمجھے
اور حیوان کو آدمی سمجھے

تھا یہہ اگلے زمانہ مین معمول ‏ ‏ سلطنت کے تھی جب درست اصول
صحبت شہ مین رہتے تھے عقلا ‏ ‏ بار پاتے نہ تھے کبھی جہلا
چند اشخاص بزم مین شہ کی ‏ ‏ ہو نہ سکتے تھے بار یاب کبھی
خواجہ ایک دوسرے مجنون ‏ ‏ تیسرے مسخرہ ذلیل و زبون

اون دونون کے تھی لوگ اہل خبر — اون پہ صحبت کے منکشف تھی اثر
بد بنائیگا جو کہ ہے بدکار — بادہ خواری سکھائیگا میخوار
پور تیمور تھا جو میران شاہ — صحبت بد مین ہو گیا وہ تباہ
کر دیا بادہ خوار لوگون نے — کی بُری چال یار لوگون نے
پڑ گئے یہہ شراب کی لت مین — حکمران وہ بنے ولایت مین
نہ رہا ملک و مال سے سروکار — ہو گیا عقل و ہوش سے بیزار
نشہ مین ایسی کچھ ملی لذت — سلطنت پر رہی نہ پھر رغبت
کیا مزہ ہے شراب خواری مین — نہین وہ لطف شہریاری مین
رہ گیا نام کو نگین شہی — اصل مین شان خسروی نہی
ہو گیا شہریار مست شراب — کر دیا شہر مفسدون نے خراب
صاحب ملک و مال ہو کے اگر — رکھے کچھ ملک و مال کی نہ خبر
کہتے ہون گو کہ شاہ سب اوسکو — نہین پھبتا ہے یہہ لقب اوسکو
ایک دہقان اگر ہو اور فقیر — صاحب ہوش و صاحب تدبیر
اوس پہ اسرار ملک ہون ظاہر — حکمرانی کے فن مین ہو ماہر
تو ہماری ہے اصطلاح یہی — کہ ہے زیبا اوسے خطاب شہی ۔

الغرض بادہ نوشی کی عادت — لائی می نوشی پر بڑی آفت
ہوا تیمور اس خبر سے ملول — سلطنت سے کیا اوسی معزول
اوسکے مغوی تھی جتنے مرد و زن — اون سبھونکو کیا اسیر رسن

ایک نے حکم سے نہ سر کھینچا
سبکو جن جن کے دار پر کھینچا

کس قیامت کی شی ہی عیاشی — رندی و میکشی و اوباشی
ہوش ہو جاتے ہین ہوا اسمین — عقل رہتی نہین بجا اس مین
اتباع ہوا و حرص و ہوس — رخ مرآت ذہن کو ہی نفس
می و مینا و جام و سبزہ زار — ہی اس آئینہ کے سلئے زنگار
آب ہی جب نہ آئنہ مین رہی — طبع ہو خاک صورت علمی
کہتا ہے خود حکیم بہمنیار — کہ ہوا اتفاق یہہ اک بار
ایک شب دوستون کی صحبت مین — صبح کی مین نے عیش و عشرت مین
متفرق ہوا جو وہ جلسہ — درس شیخ الرئیس مین مین گیا
شیخ اوس دن جو کچھہ بتاتا تھا — کچھہ مری فہم مین نہ آتا تھا
ہوئی حکمت کے جو نکات بیان — کچھہ نہ سمجھا مین رہ گیا حیران

آنسو آنکھون مین شیخ بھر لایا
اور برآشفتہ ہو کے فرمایا

سیکھہ کر یہہ معارف حکمی
حیف ہے جہل مین ہوئی کمی

عمر ضایع کی شاید آجکی رات
ہرزہ کاری مین کی بسر اوقات

نہ کرین ایسی مشق جسمانی
جس سے ہو عاقلونکو حیرانی

کرتے ہو تم ریاضت اخلاق
ہای اتنے بھی تو نہین مشتاق

کہ ذرا جاہلون کو ہو حیرت
دیکھہ کر تم مین جلوۂ حکمت

سن لے جو بندۂ طبیعت ہے
بادہ خواری خلاف فطرت ہے

کون سا پھل ہے باغ قدرت مین
نشہ جس مین ہو اصل خلقت مین

سڑ کے ہوتا ہی جوش جب پیدا
نشہ ہوتا ہی رس مین تب پیدا

ہے شراب اختراع شیطانی
متعفن سڑا ہوا پانی

[illegible]

حاکم قرطبہ ہوا جو حکم
کردی انگور کی زراعت کم

یعنی انگور ہی ہون کیون پیدا
کہ بنے اوس سے بادۂ صہبا

اندلس کو رہیگا یاد سدا
عہد منصور ابن یوسف کا

اوس قلمرو مین میکشی تہی محال | یکقلم ہوگیا تہا استیصال
چہپ کے بہی جس نے پی ہوا وہ اسیر | مجمع عام مین ملی تعزیر
پوچہا بایع کا اوس سے نام ونشان | کارخانہ وہ کردیا ویران
اس طرح خاک مین ملی تہی شراب | جیسے مٹی ہے میکشون کی خراب
تہا ابوجعفر ایک طبیب جلیل | اسی سلطان کی بارگاہ مین خیل
اوس کو فرمان یہہ ہوا اک بار | نسخہ تریاق کا کرے تیار
سن کے یہہ شہ کی آرزو اوس نے | کی دواؤن کی جستجو اوس نے
ڈہونڈہی جو شے وہ دستیاب ہوئی | پر نہ ممکن کہین شراب ہوئی
جا کے سلطان سے اس نے ذکر کیا | اوس نے خوش ہو کے تب جواب دیا
کہ بنانا کچہہ اب نہین ہے ضرور | تہا فقط مجہکو امتحان منظور
ہے نہایت ہی قابل نفرین | حال شہزادہ عظیم الدین
طمع زر مین ایسا وہ آیا | ایک تاڑی محال بنوایا
پہنچی اورنگ زیب کو جو خبر | اوسنے تنبیہ سخت کی اس پر
بہیجا اس طرح لکہہ کے اک فرمان | ہون مین اس فعل سے بہت حیران
گو کہ تحصیل زر کی صورت ہے | مجہکو لیکن بڑی یہہ حیرت ہے

دیا یہہ کسنے فتوی مہمل
کیا یہہ کسکے مشورہ پہ عمل

حق نے بخشے ہین صوبہ زرخیز
کرو مال حرام سے پرہیز

اگر آسائش رعیت ہے
اس سے بڑہ کر بہی کوئی دولت ہے

ہین جو عہد عتیق مین امثال
کیا مزہ کا ہے یہہ جواب سوال

کون بے وجہہ رکہتا ہے افسوس
خود بخود کون غم سے ہے مایوس

عربدہ باز و فتنہ جو ہے کون
ہرزہ گفتار و یاوہ گو ہے کون

بے سبب کون شخص گہایل ہے
سرخی آنکہونکی کس کی کاجل ہے

وہ ہے جو دیر تک پئی بادہ
کبہی ممزوج اور کبہی سادہ

جس جگہہ ہو شراب گلناری
آب یاقوت کی طرح جاری

نکلے شیشہ سے جب پری کی طرح
سرخ ہو جام لالڑی کی طرح

آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہہ ادہر ہرگز
بہول کر بہی نہ کر نظر ہرگز

نشہ مین بے محل پڑیگی آنکہہ
زن بیگانہ سے لڑیگی آنکہہ

ٹیڑہے مضمون دل مین آئینگے
راہ ٹیڑہی تجہے بتائینگے

شغل سے مسخرہ بناتا ہے
نشہ جو غضب مین لاتا ہے

نہین ہرگز یہہ عقل دانشمند ۔ کہ ہاکے اوسکا فریب و نہالے گزند
ہوا عہد جدید سے بہی ثبوت ۔ نہین سکیر وارثِ ملکوت

ہین جہان لاطۂ و زناۃ و لصوص
ساتہہ ہی بادہ کش بہی ہر منصوص

کہہ گئے ہین رسول رب غنی ۔ شاربُ الخمر عابدُ الوثن
نہین تنزیل پر درست ایمان ۔ بادہ کش ہے مکذب قرآن
کیا جس نے سلام اوسے ہیہات ۔ کہوئے چالیس سال کے طاعات
لکہتے ہین مفتیان مغرب و شرق ۔ بول اور خمر مین نہین کچہہ فرق
اسکا ہر جرعہ مایۂ عصیان ۔ اسکا ہر قطرہ نطفۂ شیطان

ہے وہ کافر جو سمجہے اس کو مباح
ترک مین اس کے ہے امید فلاح

۱۲ مجنون علم فاجتنبوہ لسانی بہاری قول بل لا

سمجہے ہو تم کہ رندی و الحاد ۔ ہے ترقیِ قوم کی بنیاد
سمجہے ہو تم کہ روزۂ رمضان ۔ محض فاقہ کشی کا ہے سامان
سمجہے ہو تم کہ یہہ رکوع و سجود ۔ محض بیکار ہین نرے بے سود

سمجھے ہو تم کہ سجدۂ طاعت — عقلا کو ہے باعث ذلت
سمجھے ہو تم کہ نعرۂ تکبیر — ہین فقط نالہاے بے تاثیر
سمجھے ہو تم وظائف سحری — طائران چمن کی نوحہ گری
سمجھے ہو رہنما کو سد راہ — ہے غضب لا الٰہ الا اللہ
اس سے بہتر یہہ بات تھی بھائی — ہو گئے ہوتے کاش عیسائی
لڑکے بالون کو اپنے لیکر ساتھہ — اہل یورپ کا دیتے ہاتھہ مین ہاتھہ
وہین کر دیتے ازدواج اونکا — ملک ہتا پھر اونہین کا راج اونکا
اور اگر یہہ نہین تو سن رکھو — نام کو بھی اگر مسلمان ہو
مے پیئین آپ یا سور کھائین — نہین ممکن وہ مرتبہ پائین
سمجھے ہو محض پیتے پیتے شراب — اہل یورپ ہوئے ہین بہرہ یاب
اور نہ تھے طیبات کے پابند — اس سبب سے ہوے وہ دانشمند
تو یہان کے بھی ڈھیر اور کتنے — بے تکلف جو اوسنے ہین پڑھ کر
ہو گئے ہوتے خلق مین خوش حال — نامور ہوتے پالسی اور سنتھال
کہ ہر اک چیز کھاتے پیتے ہین — چارپاؤن کی طرح جیتے ہین
اور برہمن جو ہین بڑے پابند — مٹ گئے ہوتے اونکے نام بلند

بت پرستی اگر نہین ہے مضر — طاعت رب عالمین ہے مضر
کیا برا تھا خدا سے راز و نیاز — تمنے کی ترک کیا سمجھہ کے نماز
اہل یورپ کا دیکھہ کر الحاد — قید مذہب سے ہو گئے آزاد

یہہ نہ سمجھے کہ ہم مین اونمین ہے کیا فرق — ہی عقیدہ نہین یون مغرب و شرق
اونکو پہلے یہہ ہو چکی ہے تلقین — تین مین ایک ۔ ایک مین ہین تین
سا پیدا ہوا بیٹے سے ماں کے — تھا خدا انہیں مین وہ انسان کے
اور کہین ہم کہ ۔ اللہ احد — صمد لم یلد و لم یولد
دل مین للہ کچھہ تو ہو قائل — یہہ عقیدہ ہے ترک کے قابل

بن گئے بندۂ طبیعت حیف — عالم نور سے ہی غفلت حیف
کیا یہی ظلمت ہیولانی — ہے عروج کمال انسانی
کیا یہی خواہشین ہین اور شہوات — غایت ہستی و مآل حیات
ہو بہائم سے عقل مین ممتاز — اس مین قدرت کا کیا نہین کچھہ راز
ہای یہہ ذہن یہہ گمان یہہ ادراک — سمجھے ہو مبدا اسکا آب او رخاک
دیکھو تو آنکھہ بند کر کے ذرا — اور جانب بھی ہے کوئی رستہ
شرف نفس سے ہو بیگانہ — حیف اپنے تئین نہ پہچانا

ہم بہائم مین مل گئے جا کر — سمجھے اصل اپنی ریچھ اور بندر
جتنے تھے فرقۂ اباحیہ — فعل تھے سب کے غیر مرضیہ
کرتے آئے ہین اون پہ نفرین — حکما گذرے جو الٰہیین

سب سے پہلے کیا ہے جس نے ذلیل
ہے وہ بیہما گری حکیم جلیل

[illegible]

کچھ تمہین مین نہین برائی ہے ۴ — اونکے طرز و روش پہ مرتے ہین
تھے عرب جبکہ اہل شوکت و باس — اہل یورپ نے پہنا اونکا لباس
مگر اتنا کہا تو مانو مرا — کہ خذ ما صفا دعوا ما کدر
علم اون کا نہ کچھ ہنر سیکھا — فسق و الحاد و مکر و شر سیکھا
جو کہ ہین ہوشمند و فرزانہ — نہین تقلید کرتے کورانہ
سن چکے ہوگے تم ضرور یہ نقل — بکرد عبرت اگر ہو صاحب عقل
بیل کے پیچھے پیچھے اک تھا گدھا — روی اوس پر نمک تھا اپنی لدا
راہ مین ندی اک ملی پایاب — اوترے دونوں کے دونو اوس مین شتاب
پہنچے پانی کے بیچون بیچ مین جب — ایک غوطہ لگایا بیل نے تب

[illegible]

خضر نے سُن کر یہہ بات تب پوچھی | کہو یار اس مین مصلحت کیا تھی
بیل بولا کہ کُھل گیا جو نمک | بوجھہ کم ہوگیا مرا بے شک
پھر تامل نہ کچھہ کیا خضر نے | خود بھی غوطہ لگا لیا خضر نے

ہوگئی روئی اور بھی بوجھل | اب جو نکلے تو ہوگئے اڑیل
علم کے حق مین ہے ضرر تقلید | آفت دانش و ہنر تقلید
بات جب تک نہ دیکھہ لو معقول | محض تقلید سے کرو نہ قبول
نہ سمجھنا دلیل اقناعی | مسئلہ ہی یہہ سب کا اجماعی
قوم ساری ہے جیسے ایک انسان | عصبیتہ ہے لیکن اوسکی جان
ہے اگر یہہ چراغ افسردہ | قوم ساری ہے پیکر مُردہ
پرتو افگن ہے جس جگہہ یہہ نور | ہے اوسی قوم کو فروغ ضرور
تھی ترقی کی جو کہ سیدھی راہ | چھوڑ کر اوسکو تم چلے ہو کراہ
اہل نخوہ سے رشتہ جب توڑا | عصبیتہ کا دائرہ چھوڑا
اس قدر ہاتھہ پاؤں ہین پھولے | شوق منزل مین رستہ ہی بھولے
باندھے احرام تم چلے ہو جہان | اوسے ڈھونڈے مین ہی فرنگستان

نہ کیا خود کوئی رفاہ کا کام | دین برحق کو کرتے ہو بدنام
ہنر و علم شئے دیگر ہے | دین و مذہب اک امرِ آخر ہے

مانعِ علم و فن نہین اصلا
کہ شریعت ہے سہلہ سمحا

یہی اسلام نام ور تہا کبھی | مرکزِ حکمت و ہنر تھا کبھی
خلق کا دادرس یہی یہہ تھا | سارے عالم مین بس یہی یہہ تھا
نہین گذرے ہین اہل زور ایسے | شہسوار و سلاح شور ایسے
بحرِ ہند اونکی کشتیون کی تہی راہ | روس سے چین تک تھا جولانگاہ
اور وہ ہاتہون مین نیزہ ہاے بلند | جن کا سایہ فلک پہ ڈالے کمند
کوہ تہے سدِ رہ نہ تھے جنگل | نہ وہ میدان منزلون چٹیل
قطع کرتے تھے بے دلیل و سبیل | دشتِ قبچاق و تیہ اسرائیل
من و سلویٰ تہا اونکا شہد اور شیر | زیب دستار خوان تہی نان و پنیر
سرِ قیصر سے جا کے تاج لیا | تختِ فغفور سے خراج لیا
کبھی خالی کہین نہ جا کے پھرے | جب پھری بیرقین اوڑا کے پھرے
ٹوٹے قلعہ نظر پڑینگے جہان

اونکی قبروںکے پاییگا نشان

علم کا اپنے ہاتہہ میدان تھا — کرۂ ارض گو سے چوگان تھا
جتنے ہین کوہ و دشت و بحر و بر — چین تک خالدات سے لیکر
ہر جگہہ کا دیا ہین نے قرار — نقطۂ عرض و خط نصف نہار
ناپے ہین کر کے قاعدہ ایجاد — فاصلہ ارتفاع اور ابعاد
مندرج اپنی جدولون مین تمام — ہر بلد کا ہے اطول ایام
اود قیانوس[1] پر تھی ایک رصد — نہر سیحون پہ دوسرا رصد
اصفہان و مراغہ و بغداد — مصر اور شام سب مین تھے ارصاد

[1] رصد اوقیانوس سے رصد طانجہ مراد ہے جو کہ محیط غربی کے ساحل پر واقع تھی اور شرق مین الغ بیگ کی رصد تھی سمرقند مین جو کہ نہر سیحون سے قریب ہے پہلے اوس مین غیاث الدین جمشید کاشانی اور اونکے بعد قاضی زادۂ رومی شارح ملخص جغمینی اور اونکے بعد علامہ قوشجی صاحب رصد تھی اور اصفہان مین احمد بن داؤد کی رصد تھی اور مراغہ مین ہلاکو خان کی رصد تھی جس کو رصد ایلخانی کہتے ہین اوس مین محقق طوسی اور اونکے شاگرد علامہ قطب الدین شیرازی صاحب رصد تھے اور بغداد مین دو رصدین تہین ایک رصد بنی اعلم اور دوسرے رصد مامون اور مصر مین رصد حاکمی تہی جس مین ابن یونس مصری صاحب رصد تھا اور شام مین رصد ابن شاطر تہی۔

ایسے آلات جب نہ تھے بالکل	کہ دکھائی دین حلقتین زحل
تار برقی کے سلسلہ بہی نہ تھے	جس سے منظر کا اختلاف کھلے
اوس پر اتنا بڑہا یا ہیئت کو	آسمان پر چڑہایا ہیئت کو
حرکت ہمنے منضبط کر لی	دیدۂ ثور و قلب عقرب کی

[illegible]

ہمسے پہلے کھلا کسی پہ نہ تہا	انتقال اوج شمس کا اصلا
میل کو منطقہ کے ہے نقصان	بے خبر اس سے سارا تہا یونان
ہے مدار آفتاب کا کا واک	ہم نے یہہ مسئلہ کیا ادراک
جس کی تعبیر ان دنون یہہ ہوی	خط رفتار ارض ہے بیضی

کتاب تعریف طبقات الامم تالیف ابو القاسم صاعد اندلسی سے
ظاہر ہوتا ہے کہ سن دوسے چودہ ہجری مین یحیی بن ابی منصور اور
خالد بن عبد الملک مروزی اور سند بن علی اور عباس بن سفید
جوہری نے بحکم مامون عباسی دمشق و شماسیہ مین رصد بنا
کی تہی اور زمان سال شمسی اور مقدار میل شمس اور خروج
مراکز اور نقاط اوجات کی تحقیق کر لی تہی اسکی علاوہ بعض
حالات ثوابت و سیارات بہی دریافت کر لئے تہے بلکہ ہر ایک شخص نے
ایک ایک زیج علیحدہ بنای تہی وتلک اول ارصاد وضعت فی الاسلام

ہم نے جیب و شر مین کی توفیق — جبر کو ہندسہ سے دی تطبیق
ضم مثلث سے کر کے خط مماس — نسبتون کو کیا ہمین نے قیاس
دیکھو بحث معاولات کا حال — حل کئے مال کعب و کعب المال
اکر و اسطوانہ و مخروط — لکہا ہر ایک کا بیان مبسوط
سب مبادی سکہا چکے ہین ہمین — سب کو رستہ دکہا چکے ہین ہمین

سُدہ ہین یہہ وائرے جو آئے ہوئے
کلکہنی اپنے ہین بنائے ہوئے

کوئی اسکا ثبوت دے تو ذرا — ہم نے سیکہا ہی کس سے قطب نما
کون پہلے یہہ جانتا تہا بہلا — شاید اجزاے آب مین ہی خلا
طائرونکو سکہائی نامہ بری — کی نباتات کی بہی کشت ہری
یون لگایا درختون مین جوڑا — کہ نئی قسم کا ثمر تہ ڑا
آج تک ہین وہ ادویہ مشہور — بیخ ریوند اور سنا کافور
ہم نے عالم مین کی مسیحائی — ہے گواہ اس پہ قوم صیائی
جن کتابوں سے پایا طب نے رواج — جن سے شایع ہوئے اصول علاج
ہے وہ قانون شیخ اور حاوی — اور تصریف ابن زہراوی

وہ حصاۃ مثانہ کا اخراج — وہ سلائی کے پھیرنے کا رواج

قابلہ ہین وہ قابل تحسین — قطع کر کے نکالنا وہ جنین

عمل ید مین ایسے تہے استاد — کئے آلات سیکڑون ایجاد

محقن انبوب لولب و رجبرو — اور مشداخ و مدفع و مبرد

[illegible]

[illegible]

سب نے سیکہا ہین یہی بیشک — علل جبر کسر و رد الفک

حکم قطعی ہین آج تک باقی — کیسا مہلک ہی نزل مستسقی

تہی کہان پہلے صنعت تعریق — ڈول جستر نہ تہا نہ قرع انبیق

کیمیا کے ہین جس قدر اعمال — سب سے پہلے کئے ہین یہ خیال

سحق تکلیس تصفیہ تصعید — غسل تقطیر تسقیہ تجمید

اب تو کچھ بہی ہمین رہا نہین یاد
پر یہ نسخہ ہے اپنا ہی ایجاد

تہے ستارہ شناس سب مرد — ہر کہ و مہ فن نجوم مین فرد

سیف بہی منطقہ ہی جوزا کا — نجد کے رہبرون نے تہا تاکا

دیکھہ کر بس کواکبِ انوار | لق و دق طی وہ کرتے تہے بیدار
تہا چراغ اونکا شعریٰ تابان | بہولتے تہے نہ راہِ ریگستان
چلتے با گین اوٹہاے جوق کے جوق | آگے رکہہ کر ستارۂ عیوق
دیکھہ لیتے سہا کو جب سر راہ | کرتے باہم وہ امتحان نگاہ
آسمان پر نظر اوٹہائی جب | کہہ دیا مہ ہے داخل عقرب
وہ عطارد نے آج رجعت کی | مشتری نے کچھہ استقامت کی
آج تو شام ہی سے کف خضیب | خط نصف النہار کے ہے قریب
نحس ہوگی ضرور یہہ تاریخ | ہے زحل سے قریب تر مریخ

خالی از لطف تہا جو بن اونکا
یہی منظر تہا اور چمن اونکا

کیسے کیسے عرب مین تہے نساب | آج تک تو ہوا نہ اونکا جواب
وہ اصول درایت اخبار | نقد اخبار کے لیئے معیار
قدما کے لکہے جو افسانہ | بہر دے کتنے ہی کتب خانہ
لکہا سب راویونکو نام بنام | یہ نہین تاریخین سب لکہی ہین تمام

چہان مارو تمام روے زمین

یہہ ذخیرہ جو پاؤ گے تو ہین

فن تاریخ مین جو ماہر ہے — اوسپہ یہہ رمز خوب ظاہر ہے
ہوتا ہے جب شیوع معقولات — نہین رہتا ہے مذہبون کو ثبات
جس جگہہ برق یہہ چمکتی ہے — وان سے ظلمت ہر اک سرکتی ہے
پہیلتے ہین سنئے نئے جو علوم — مذہب کہنہ ہوتے ہین معدوم
پہلے یونان مین جو ملت تہی — فلسفہ سے اوسے عداوت تہی

ہوے وان قتل کتنے ہی حکما — رہے محبوس کتنے ہی علما
کتنے ہی ہو گئے تہے شہر بدر — رہتا تہا کتنون ہی کو جان کا ڈر
روم مین راہبان نصرانی — فلسفہ کے تہے دشمن جانی
کیسی اس علم کی تباہی تہی — نہ پڑہے کوئی - یہہ مناہی تہی
بند ارسطو کی تہین کتابین سب — پڑہ سکے کوئی یہہ مجال تہی کب
اور جو کچھہ پڑہ لیا کسی نی کہین — ہو گیا صاف صاف وہ بے دین
جتنے مذہب جہان مین گذرے — نہین کوئی بچا اس آفت سے
پر وہ مذہب ہی مذہب اسلام — فلسفہ مین کیا ہی جس نی کلام
فلسفہ آگے یان ہوا کامل — فلسفہ درس مین ہوا داخل

علم کی ہر طرف تھی افزونی — ہر جگہہ مدرسہ فلاطونی

الله الله وہ الہیات — ضبط اجناس و کسب ماہیات

اونکے حصہ کے وہ دقائق تھے — بس وہی عارفِ حقائق تھے

مشغلہ اونکا تہا یہہ ہردم کا — کہ ہو ثابت حدوث عالم کا

دیکھہ لے رکھتا ہو جو راہ اس مین — کتنے اسفار ہین سیاہ اس مین

متصل ہے کہ ذو مفاصل جسم — سارا بحث یہہ ہے اونہین کا طلسم

انفکاک رحے کا وہ الزام — اور وہ ابطال طفرۂ نظام

وہ مثنّاۃ کی دلیل غریب — طفرۃ الزاویہ کی بحث عجیب

مان جاتا جو ہوتا افلاطون — دیکھہ کر یہہ طلسم بوقلمون

خلوتون مین یہی تہی فکر اونہین — صحبتون مین اسی کا ذکر اونہین

کہ بلندی کہین تمام بہی ہے — کہین دوری کا انصرام بہی ہے

دیکھتے ہی جو یہہ حصار بلند — پہینکتے تہے وہ لامکان پہ کمند

ہین بحثین دلیل ترسی کی — سب کمندین ہین عرش و کرسی کی

عیب ایجاب اگر نہین ہوتا — فلسفہ اپنا عین دین ہوتا

فلسفی پر یہہ ہے بڑا الزام — گو وہ اپنے تئین کہے علام

جانور تو ہون فعل پر مختار — اور جان آفرین رہے ناچار
اوس سے ایجادِ عقل اوّل ہے — اور پہر جب کہ وہ معطّل ہے
علم جزئی کا جو ہوا منکر — کب صفاتِ کمال کا ہے مقر
جب حدوثِ جہان کا ہے انکار

خاک صانع کا پہر رہا اقرار

ہم اساطینِ علم و حکمت تھے — ہم براہینِ علم و حکمت سے تھے
علم تھا اپنا کارِ مورد ثؔی — علم تھا افتخارِ مورد ثؔی
جانتے تھے ہر اک زبان کو ہم — اور پر کہتے تھے ہر بیان کو ہم
رومی و سنسکرت و یونانی — نبطی و پارسی و سریانی
استفادات ہر زبان سے کیئے — علم جتنے مفید تھے وہ لیئے
ترجمہ کرکے کوئی رکھتا تھا — اور مطالب کوئی پرکھتا تھا
لکھتا ایک اوسکا حاصل و محصول — دیکھتا اک بچشم رد و قبول
کچھ نہ کچھ علم ہر زبان سے ملا — یہہ خزانہ کہان کہان سے ملا
ہر طرف بکہرے تھے جو در ثمین — جمع سب ہو گئے تھے آکے یہین
کی تہی جو ہر شناسون نے تیار — بے بہا سلک گوہر شہوار۔

کردیا ہم نے رایگان اوس کو | لیگئے اوس کے قدرداں اوسکو
ہون بزرگان ماسلف ایسے | ہاے افسوس اور خلف ایسے
ہم بزرگون کے فن سے ہین محروم | غیر قومون پہ کہلی ہین وہ علوم
آج عالم مین جو ہین صاحب فہم | اونکے قبضہ مین ہی ہمارا سہم

اپنی میراث بانٹ دی بے جا
تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی

طلب علم اور طلب علم | دونون مین ہے ملازمت باہم
علم گویا کہ اک ہیولی ہے | سلطنت جس کی شکل زیبا ہے
علم ہے آفتاب نور فگن | رایت سلطنت ہی جس کی کرن
یا حکومت ہے ماہتاب کوئی | علم و حکمت ہے چاندنی جسکی
سلطنت جن کو ہوگئی حاصل | علم مین بہی وہ ہو گئے کامل
یا ہوا علم و فن مین جن کو کمال | ہوگیا حاصل اونکو ملک و مال
پر یہہ اہل نظر کو ہے معلوم | کہ وہ سب کون کونسے ہین علوم
حکمران تہا جہان مین جب اسلام | منکشف ہوگئے تہے علم تمام
تہا جو یعقوب فیلسوف عرب | اوسکے رتبہ کو جانتے ہین سب

[illegible]

[illegible]

ترجمہ سب فنون یونانی نے — کیے تحقیق سے بہ آسانی

دیا اس قاعدہ کو اونسے رواج — سمت کا ہو کرہ پر استخراج

آلہ ایسا کیا تہا ایک ایجاد — جس سے دریافت ہوتے تہے ابعاد

اور اجزا اسکے کچہہ ایسے باہم — کہ ہو فولاد جس سے مستحکم

قاعدہ اوس سے نئے وہ کئے پیدا — مثل بلور صاف ہو شیشہ

تہے بلا کے ذکی بنی شاکر — سعی مشکور اونہون نے کی ظاہر

ناپ کر ایک وادی سنجار — سب زمین کے بتا دیئے اقطار

ایسے آلے نکالے پر حکمت — مرکز ثقل جن کو دی حرکت

سیکڑون آلہاے جر ثقیل — کئے پیدا اونہون نے لکہے دلیل

اب وہ آلے بہی دست یاب نہین — نہ دلائل کی ہے کتاب کہین [1]

[1] [illegible]

متطبب محمد رازی — طب کو جس سے ہوئی سرفرازی

تہا وہ بقراطِ عصر و ماہرِ فن — کاشفِ مغلقاتِ اغلوقن

عمل ید کا موجدِ کامل — یدِ طولیٰ علاج مین حاصل

یہہ حکایت ہے شہرۂ آفاق — تہا خراسان مین اک مریض خناق

پہنچا اورام حلق سے جو گزند — آمد و شدِ نفس کی ہو گئی بند

کیا فوراً حکیم نے جو علاج — ہے اوسی پر عمل جہان مین آج

چہید کر اوسکا حنجرہ جلدی — چاندی یا سونے کی لگادی نلی

یہہ عمل [illegible] ہے [illegible] علاج [illegible]

ابن ہیثم تہا وہ حکیم جلیل — لکہی تثلیث زاویہ پہ دلیل

علم یونان سب اوسپہ تہے ظاہر — حکما کی زبان سے تہا ماہر

ہوا اون قاعدون کا اوس سے ظہور — جس سے آسان ہو بنائے کسور

حرکت چاند کی جو ہے وضعی — منضبط اوس نے او ثابت کی

دی مناظر کے فن کو وہ وسعت — کہ اوسے کہیے موجدِ حکمت

لکہہ گیا ہے وہ فاضلِ علام — گرمی و روشنی بہی ہین اجسام

حرارت و روشنی [illegible]
نظر سے گذرا کہ ابن ہیثم سب سے پہلے ہی یہہ مسئلہ تحقیق کرچکا ہے ۱۲

راصدِ بے بدل ابوریحان — لقب اوسکا ہے اوستادِ جہان

کی جو دا حد کی جیب استخراج — اوسکا احسان ہندسون پہ ہے آج

پہرتے ہین گرد شمس سیارات — اوس نے اس بات کا کیا اثبات

اوس نے اس مسئلہ کی کی تنقیح — کس طرح سے کرہ کی ہو تسطیح

سر مین سودا تہا علم و حکمت کا — نہ لیا درد سر وزارت کا

ہند مین آکے سنسکرت پڑہی — اسکو تحقیق کہتے ہین عملی

[illegible]

[illegible]

قطب علامہ راصد یکتا — تہی نظر جس کی آسمان پیما

اوج زہرہ اوسے ہوا محسوس — اوسنے باطل کی راے بطلیموس

ناپا سورج کا اقرب الابعاد — اور عطارد کا ابعد ارصاد

اس سے ثابت کیا بحکم یقین — زہرہ دونوکے درمیان مین نہین

[illegible]

[illegible]

وہ محاسب شجاع خوارزمی — سارے عالم مین دہوم ہے جن کی

کیا جبر و مقابلہ کو عیان — خوشہ چین ہے اونہین کا سارا جہان

تہا اُمیّہ جو ابن عبد عزیز — صاحب علم و صاحب تمییز

اوس نے ڈوبا ہوا نکالا جہاز — تہا وہ جر ثقیل یا اعجاز

ابن یونس منجم یکتا — ہوا موجد گہڑی کے لٹکن کا

ابن خلدون حکیم فرزانہ — اوسکا برسون رہیگا افسانہ

فن تاریخ کے لکہے وہ اصول
جس سے معقول ہو گیا منقول

جس مین کامل ہے قوت نظری — ذہن اوسکا ہے منزل قمری

یہہ ودیعت جو کبریا کی ہے — خود ہر ایک علم و فن سکہاتی ہے

جس نے اس کو بنا لیا استاد — قید تقلید سے ہوا آزاد

نہین چندان ضرورت اسباب — نہ مدرس نہ مدرسہ نہ کتاب

التزام نظر کرو حاصل — نہین ممکن نہ علم ہو حاصل

ڈہونڈہیگا جو وہ پائیگا ہی ضرور — کہ ہے کرتے کی ودیا مشہور

شیخ ابو نصر ترک فارابی — جس سے حکمت نے پائی شادابی

تہا وہ اک باغبان بے چارہ — شہر بغداد مین تہا آوارہ

دن کو حاصل نہ تہا فراغ اوسے — شب کو ممکن نہ تہا چراغ اوسے

سرگذشت اس حکیم کی ہے عجب — ہوا تحصیل علم کا یہ سبب

کہ ارسطو کی کچھ کتابین تہین — پاس اسکے کسی نے رکہوا دین

دیکھنے سے اوسی کے شوق ہوا — سیر باغ نظر کا ذوق ہوا

لطف اس طرح کا ہوا حاصل — جس کو مدت سے ڈہونڈہتا تہا دل

بندہ گئی جب ایک دہن اوسکو — رہی ہر دم ادہیڑ بن اوسکو

اڑ گئی دن کی بہوک شب کی نیند — شوق مین کیسی بہوک کیسی نیند

کسی ڈیوڑہی پہ دیکہتا جو چراغ — وہین پڑہنے کو جاتا چہوڑ کے باغ

ترجمہ سمجھے تا بہ آسانی — سیکہہ لی خود بہی اوسنے یونانی

حل کیا یون ہی سب مسائل کو — وا کیا عقدہاے مشکل کو

ہوا جاری قلم سے بحر علوم — پڑ گئی اک عرب عجم مین دہوم

پیچلا شوق اوسے سیاحت کا — شہرہ پہیلا نے علم و حکمت کا

اک کتب خانہ اصفہان مین تہا — مثل جسکا نہین جہان مین تہا

تہا خزانہ وہ سب تراجم کا — نام اوسکا صوان حکمت تہا

ترجمہ لیکن اکثر ایسے تہے — خود مترجم جسے نہ سمجھے تہے

ابن آوہی وابرش وبطریق — اور ابو نوح اور بن بہریق

اصطفن ابن رابطہ قسطا — اور عبد المسیح اور عیسیٰ

علم حکمت کے یہہ نہ عالم تہے — تہے اگر تو نرے مترجم تہے

خاطر مبحث فقط تہا انکا کام — ترجموں میں تہا غتربود تمام

سب رسالہ حنین وثابت کے — اختلاف انتہا کا رکہتے تہے

وہ کتابیں تہیں یکقلم متروک — اصل مطلب میں سیکڑوں تہے شکوک

اک مکان میں تہی یوں وہ تصنیفات — مقبرہ میں ہوں جس طرح اموات

پہنچا جب یہہ حکیم فرزانہ — ہو گیا زندہ وہ کتب خانہ

عہد وہ علم کے فتوح کا تہا — دور منصور ابن نوح کا تہا

اوسکی خواہش تہی یہ تو نیچی — کہ ہو تہذیب ان تراجم کی

شیخ سے اوس نے التماس کیا — اس نے کہنے کا اوسکے پاس کیا

کچہہ دنوں کرکے اصفہان میں قیام — طے کیا اس نے مرحلہ وہ تمام

بعد ارسطو کے دوسری تہذیب — فلسفہ کو نہیں ہوئی تہی نصیب

وہ مسائل تہے درہم و دینار — اسکی طبع سلیم تہی معیار

کرکے تہذیب ترجموں کی تمام — رکہا تعلیم ثانی اوسکا نام

اوس سے پہلے علوم یونانی — نام نکلا معلم ثانی
چھوڑ کر اوس مسودہ کو یہین — ہو گیا خود روانہ اور کہین
[illegible]
[illegible]
شوق اوسکو رہا سیاحت سے — ٹک کے بیٹھا کہین نہ راحت سے
چار دن کے لیے گیا وہ جہان — باتون باتون مین سیکھی ان کی زبان
ہے ریاضی کا شعبہ موسیقی — اسمین بہی معرفت تہی توفیقی
پہلے پیتہاگرس ہوا ناٹک — ہے ابو نصر دوسرا ناٹک
اہل تاریخ نے لکہا ہے یہ ذکر — سننکے حیرت کرینگے صاحب فکر
بزم مین سیف ابن حمدان کی — ہوا اکدن ورود فارابی
جمع تہے مست چل رہی تہی شراب — ساغرون مین اونڈل رہی تہی شراب
کی مدارات یون اداشہ نے — بادہ خواری مین کی صلا شہ نے
نوش لیکن نہ کی شراب اس نے — اور کیا ظاہر اجتناب اس نے
پوچہا سلطان نے۔ ہے سماع کا شوق — بولا۔ ہان اس کا رکہتا ہون کچہہ ذوق
گانیکن سب جو فن مین تہین ماہر — حکم سلطان سے ہو گئین حاضر

تار چھڑنے لگے قیامت خیز ‏ ‏ رگ سودا کی طرح شور انگیز

حبشین یون الاپین جلسے مین ‏ ‏ باغ مین جیسے کویلین کوکین

وہ سُر دُھن کی صدا وہ تال وہ سم ‏ ‏ راگ نے لے لیا ہوا مین جنم

ارغنون کی طرح وہ محفل ناز ‏ ‏ ہو گئی ایک دم مین پر آواز

معرفت تھی حکیم کی بے لاگ ‏ ‏ تار بجتے ہی بوجھتا تھا یہہ راگ

اہل مجلس دکھا چکے جو کمال ‏ ‏ شیخ نے تب جھٹک دیا رومال

نکلے آلات اوسمین سے سات آٹھہ ‏ ‏ اور بجانے لگا یا کونسا ٹھاٹھہ

ایک گت مین رُلا دیا سب کو ‏ ‏ دوسری مین سلا دیا سب کو

راگ کا رنگ بندھ گیا یان تک ‏ ‏ بے خبر سو رہا تھا دربان تک

سب کو اس نے جو بے خبر پایا ‏ ‏ اوٹھہ کے محفل سے خود چلا آیا

یہہ روایت ہی ہے قریب یقین ‏ ‏ نکل آئی تھی اک کتاب کہین

تھی وہ تصنیف سے ارسطو کی ‏ ‏ اوس پہ خود لکھہ گیا تھا فارابی

مین نے پڑھنے مین اسکے کی تکرار

پڑھ گیا ہون اسے مین دو سو بار

دل مین سوچے گا کب او جاہل ‏ ‏ ہاے ہم تو نہین کسی قابل

کرو کوشش تو سیکھ لو وہ علوم — جو ابھی تک نہین ہوے معلوم
یہہ وہ دریا ہی جس کی تھاہ نہین — طے جو ہو جائے یہہ وہ راہ نہین
طلبِ علم آپ اگرچہ ہین — ابھی پیدا ہون سیکڑون راہین
ہے جو تحصیلِ علم کا سودا — چاہیئے امتحان و استقرا
دل مین جو جو کہ احتمال آئین — نہ وہ بے امتحان رہ جائین
یہی تحصیل ہے کتاب یہی — طلب علم و اکتساب یہی
کام آتا نہین ہے محض قیاس — ناتوان ایسے علم کی ہی اساس
پڑھ لئے تمنے مختلف اقوال — یہہ نہ سمجھے ہے اصل مین کیا حال
ہے یہہ ذکر محمدِ رازی — کہ اوسے امتحان مین ایسی تھی
اوس نے تحلیل بول کی یان تک — سیکڑون مرتبہ نکالا نمک
تب کہین جا کے مسئلہ یہہ کھلا — طفل کے بول مین نمک ہے سوا

[illegible]

تذکرہ کے ہے قابل استقرا — ابنِ رومیہ نباتی کا
چھان مارا ہر ایک مرز و بوم — اور ہر ساحل بحیرۂ روم
نہ چھٹے اوس سے وادی و کہسار — نہ بچا کوئی منبتِ اشجار

لیتا پھرتا تھا علم و فن کا سبق پتہ پتہ کتاب کا تھا ورق
سب عقاقیر سب حشیش و ہشیم سبزہ و اعشاب اور جسیم و عمیم
لکھا ہر ایک کا مفصل حال سب طبائع خواص اور افعال
کر دیا گر و نام جالینوس ہو گیا سرو دلیسقوریدوس

ہوتے ہین اس طرح سے طالبِ علم
کہلتے ہین اس طرح مطالبِ علم

ذکرِ اسلاف تا بکے حیدر یہہ تو مضمونِ غیر ہی حیدر
تا کجا اہلِ مصر کا آئین تا کجا اتباعِ خیر الدین
رہی اہلِ جہان مین ہل مل کے بس بہپہولے نہ پہوٹیے دل کے
چال بہتی نہین تجھے حاشا چل چکے ہون جسے علی پاشا
ہمنے مانا کہ تو رہا ہے نہین کم بڑہ گیا بلکہ سب سے چار قدم
خفتہ بختون کو پہر بہی نفع نہین ایسے چہینٹون مین جو نکتی ہین کہین
اور بزرگون کے علم پر کیا فخر فخر تو وہ ہے جو ہوا اپنا فخر
طنز کیا یہہ اہلِ یورپ پر ہوئے ہم سے وہ فیض یاب اگر
ہے یہی مقتضای عادتِ دہر ہوی واقع یونہین طبیعتِ دہر

کسب کرتی ہے دولتِ لاحق | ہنر و علم امتِ سابق
خود جو آلودہ ہون جہالت مین | طنز کیا اہل علم پر وہ کرین
فخر اور طنز اہل یورپ پر | حال اپنا اونہین سے سن سن کر
ذکر اسلاف پر سرور و فرح | نہین زیبا مجوسیون کی طرح
یادگار اونکے اب رہے کمتر | اب تو ہین قل اعوذ لی اکثر
اہل مطلب مین سب اور اہل غرض | ہو گیا ہے انہین ریا کا مرض
چند جاہل بصورتِ علما | چند ابلہ بہیئتِ حکما
آپ نے بس یہہ کی بڑی تحقیق | کی طہارت کے باب کی تحقیق
کچھہ فرائض کئے جو نوک زبان | ہو گئے بس بڑے ریاضی دان
نہ تو ہیئت نہ ہندسہ نہ حساب | نہ مجسطی نہ علم اصطرلاب
نہ ہے علم اکر نہ علم مماس | کوئی پوچھے تو انسے کہین جدا
قرنی الشمس جب نہ پہچانین | خیطِ ابیض کو پھر یہہ کیا جانین
ہے نماز و نمین اجتہادِ مزید | سمتِ قبلہ مین کرتے ہین تقلید
عرض کوکب کا جب نہین ادراک | ہونگے عرضِ بلد سے واقف خاک
جب کہ عرضِ بلد نہین معلوم | قبلہ او بے خرد نہین معلوم

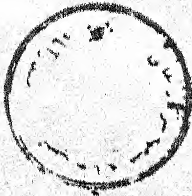
فن جغرافیہ کا ہی نہ اثر — نہ تواریخ کی ہے انکو خبر
ہوئی مفتوح عنوۃ جو زمین — خاک بھی انکو اوسکا علم نہین
ملک اسلام کے حدود و ثغور — جانتے ہون بھلا کہان یہہ شعور
حفظ قرآن کے ہوے حافظ — اہل اسلام کے بنے واعظ
آپنے سیکھ لی فقط قرأت — ہوئی اسلام کے لئی حجّت
متقی روزہ و نماز ہوئے — سر منڈاتے ہی سرفراز ہوے
زہد کی ہی دلیل بینی و گوش — ہین یہہ گھونگھے کی طرح خانہ بدوش
اب یہہ عزلت ہین غشمشم ہین — اب یہہ غطریف ہین غطمطم ہین
تاک فطرہ کی اور حرص زکواۃ — فکر بیع و شرائی صوم و صلوٰۃ
جَمَعَ المَالَ ثُمَّ عَدَّدَهُ — مَالُهُ فِي الجَحِيمِ اَخْلَدَهُ
تم کو تسبیح سے تھا کیا سروکار — کیون نہ تمنے پہن لیا زنّار
مکر سے اک پہن لیا خرقہ — اور بن بیٹھے ہادی فرقہ
پیٹ کے واسطے یہ مکّاری — اِتَّقُوا حُفْرَةً مِنَ النَّار
اِنَّ عُجْبًا وَسُمْعَةً وَرِيَاء — سُكْرٌ كَالسُّلَافَةِ الصَّهْبَاء
زہد خشک اور اوس پہ بھوسی — هَلْ يَكُونُ الزُّرُوعُ فِي اليَبَسِ

وَیحکُم حلقتُ رؤسکُم　　بعدَ ما اظلمتْ نفوسکُم
یومَ صلیتم وایّانا　　اشتدَّ بنا بکم وشیطانا
ما لکُم تحسبونَ من فیٔ　　ما لکُم لستم علی شیٔ
صرّۃٌ من دراهمِ الغیر
جزءَکُم تحسبونَ کالاجر

دکن کے آنے والون مین ظہوری میرا ہم صفیر و ہم سخن اور ہم زبان ہم فن گذرا ہے اس سے پہلے اوس نے بھی ایک راگ گایا تھا لیکن میری اوسکی دہن مین بڑا فرق ہے وہ ترانۂ شاعرانہ ہے اور یہہ ارشاد وعظانہ۔ وہ زہتکدۂ حرفیان ہے یہہ عبرتکدۂ عزیزان وہ سراپا مدح ہے یہہ سراسر قدح - اوسمین اطناب لایعنی ہے - اسمین ایجاز بامعنی

تِلکَ سفسطۃٌ ظہرت　　وهذہٖ شقشقۃٌ هدرت

راقم اثم



علی حیدر طباطبائی

